بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوہ فتح مکہ کے دوران آنحضور ﷺ کا اپنے صحابہؓ کے ساتھ مکہ میں داخل ہونے نیز ابوسفیان کے اسلام لانے کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27 جون 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر کے ساتھ خاموشی سے مکے کے قریب پہنچنے اور پڑاؤ ڈالنے کا ذکر ہو رہا تھا۔ آپؐ نے دس ہزار جگہ آگ روشن کروائی، ابوسفیان اور اُس کے ساتھیوں نے اِس چیز کو دیکھا اور سخت گھبرا گئے۔ اِس کی کچھ تفصیل پہلے بیان ہوئی تھی، اِس ضمن میں مزید تفصیل بیان کرتا ہوں۔

حضرت مصلح موعودؓ یہ تفصیل ایک جگہ کچھ اِس طرح بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباسؓ چونکہ ابوسفیان کے پرانے دوست تھے، اس لیے انہوں نے اُسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے جانے پر آمادہ کیا اور اپنے ساتھ اونٹ پر بٹھا کر آپ ﷺ کی مجلس میں پہنچا دیا۔ ابوسفیان رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچا، تو اسلامی لشکر کی شان وشوکت اور نظم وضبط دیکھ کر حیرت وخوف میں مبتلا ہو گیا۔ اُس کے دل میں شدید تبدیلی آچکی تھی، کیونکہ وہ ابھی سات سال پہلے کے دن یاد کر رہا تھا جب رسول اللہ ﷺ کو مکہ سے نکالا گیا تھا، اور آج وہی رسول ﷺ دس ہزار کے لشکر کے ساتھ واپس آچکے تھے، بغیر کسی ظلم یا زیادتی کے۔ رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان کی حالت دیکھ کر فرمایا کہ اُسے رات حضرت عباسؓ کے ساتھ رہنے دیا جائے تاکہ وہ حالات کو خود دیکھ کر سمجھ سکے۔ جب فجر ہوئی، تو ابوسفیان نے مسلمانوں کو وضو کرتے، صفیں بناتے اور نماز پڑھتے دیکھا، اور گھبرا گیا کہ شاید یہ کوئی نئی سزا ہے۔ حضرت عباسؓ نے اُسے بتایا کہ یہ نماز ہے۔ نماز کے دوران جب ابوسفیان نے دیکھا کہ ہزاروں مسلمان رسول اللہ ﷺ کے پیچھے رکوع وسجدہ کر رہے ہیں تو اُس نے حضرت عباسؓ سے کہا کہ میں نے کسریٰ اور قیصر کے دربار دیکھے ہیں، مگر ایسی وفادار قوم نہیں دیکھی جیسی محمد ﷺ کے ساتھ ہے۔ حضرت عباسؓ نے پھر کہا کہ اب بہتر ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ

سے عفو و درگزر کی درخواست کرو۔ جب نماز ختم ہوئی تو حضرت عباسؓ، ابوسفیان کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان سے توحید اور رسالت پر ایمان لانے کے بارے میں سوال کیا۔ ابوسفیان نے توحید کو تو تسلیم کر لیا لیکن رسالت کے بارے میں کچھ تردد ظاہر کیا، حالانکہ اُس کے ساتھی حکیم بن حزام اور ایک اور شخص مسلمان ہو گئے۔ بعد میں ابوسفیان بھی اسلام لے آیا، لیکن اُس کا دل مکمل طور پر فتح مکہ کے بعد کھلا۔ حکیم بن حزامؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کیا یہ لشکر اپنی ہی قوم کو ہلاک کرنے آیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے وضاحت کی کہ مکہ والوں نے ظلم اور بدعہدی کی، حرم میں خونریزی کی، اس لیے یہ اقدام ناگزیر تھا۔ پھر بھی آپ ﷺ نے واضح کیا کہ جو لوگ تلوار نہ اٹھائیں گے یا گھروں میں محفوظ رہیں گے، یا ابوسفیان، حکیم بن حزام یا مسجد حرام میں پناہ لیں گے، انہیں امن دیا جائے گا۔

حضرت عباسؓ نے ابوسفیان کے بارے میں خدشہ ظاہر کیا کہ اُس کا اسلام ابھی کمزور ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اُسے روک لیا جائے تاکہ وہ اسلامی لشکر کو اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ چنانچہ عباسؓ نے ابوسفیان کو ایک گھاٹی میں روک لیا، جہاں سے قبیلوں کے لشکر گزرنے لگے۔ ابوسفیان نے اسلامی لشکر کی شاندار طاقت دیکھی۔ انصار کے دستے کے سردار حضرت سعد بن عبادہؓ نے جوش میں کہا کہ آج لڑائی کا دن ہے، آج کعبہ کی حرمت باقی نہ رہے گی، جس پر ابوسفیان نے تبصرہ کیا کہ یہ دن تباہی کا دن ہو سکتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ خود بھی ایک لشکر کے ساتھ آئے، جس کا جھنڈا حضرت زبیر بن العوامؓ کے پاس تھا۔ بمطابق ایک دوسری روایت جب رسول اللہؐ ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو اُس نے کہا کہ یارسول اللہؐ! کیا آپؐ نے اپنی قوم کے قتلِ عام کا حکم دے دیا ہے؟ کیا آپؐ نہیں جانتے کہ سَعد بن عُبادہ اِس اِس طرح کہہ رہا تھا۔ مَیں آپؐ کو آپؐ کی قوم کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں، آپؐ سارے لوگوں سے زیادہ پاکباز، صلہ رحمی کرنے والے اور رحم فرمانے والے ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ سَعد نے غلط کہا! آج کا دن تو رحمت کا دن ہے، آج اللہ تعالیٰ کعبہ کو عظمت عطا کرے گا اور اللہ تعالیٰ قریش کو حقیقی عزت عطا فرمائے گا۔ رسول اللہؐ نے حضرت سَعدؓ کی طرف پیغام بھیجا اور اُن سے جھنڈا لیا اور اُن کے بیٹے حضرت قیس رضی اللہ عنہ کو عطا کر دیا۔

حضرت مصلح موعودؓ اِس کے بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ اِس طرح آپؐ نے مکے والوں کا دل بھی رکھ لیا اور انصار کے دلوں کو بھی صدمہ پہنچنے سے محفوظ رکھا۔ اور رسول اللہ ﷺ کو قیس پر پورا اِعتماد بھی تھا۔ کیونکہ قیس نہایت ہی شریف طبیعت کے نوجوان تھے۔ ابنِ ابی شیبہ نے روایت کیا ہے کہ حضرت عباسؓ نے کہا کہ یارسول اللہؐ! آپؐ مجھے اجازت دیں تو مَیں اہلِ مکہ کے پاس جاؤں اور اُنہیں دعوت دوں اور آپؐ

اُنہیں امن عطا کر دیں۔ چنانچہ وہ رسول اللہؐ کے سفید شہباء نامی خچر پر سوار ہو کر روانہ ہو گئے۔ وہ مکے میں داخل ہوئے اور اُنہوں نے کہا کہ اَے اہلِ مکہ! اسلام لے آؤ نجات پا جاؤ گے۔ تمہارے پاس اتنا بڑا لشکر آیا ہے کہ جس کا مقابلہ کرنے کی تم میں طاقت نہیں ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ جبکہ ابوسفیان اپنے دل میں خوش تھا کہ مَیں نے مکے کے لوگوں کی نجات کا راستہ نکال لیا ہے، اُس کی بیوی ہندہ، جو ابتدائے اسلام سے مسلمان سے بُغض و کینہ رکھنے کی تعلیم لوگوں کو دیتی چلی آئی تھی اور باوجود کافر ہونے کے فی الحقیقت ایک بہادر عورت تھی، آگے بڑھ کر اپنے خاوند کی داڑھی پکڑی اور مکے والوں کو آوازیں دینی شروع کیں کہ آؤ اور اِس بُڈھے احمق کو قتل کر دو کہ بجائے اِس کے کہ یہ تم کو نصیحت کرتا کہ جاؤ اور اپنی جانوں اور شہر کی عزت کے لیے لڑتے ہوئے مارے جاؤ، یہ تم میں امن کا اعلان کر رہا ہے۔ ابوسفیان نے اُس کی حرکت کو دیکھ کر کہا کہ بے وقوف! یہ اِن باتوں کا وقت نہیں، جا اور اپنے گھر میں چھپ جا، مَیں اُس لشکر کو دیکھ کر آیا ہوں کہ جس لشکر کے مقابلے کی طاقت سارے عرب میں نہیں ہے۔

اسلامی لشکر کے مکے میں داخل ہونے کا واقعہ بخاری میں لکھا ہے کہ حضرت عُروہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ مکے کے بالائی حصے کَداء سے داخل ہو، وہ اپنا جھنڈا حجون میں گاڑ دیں اور آپؐ کے آنے تک جگہ نہ چھوڑیں۔ حضرت خالد بن ولیدؓ لشکر کے دائیں حصے پر مقرر تھے، اُن کے دستے میں اَسلم، سُلَیم، غِفار، مُزَینہ اور جُہینہ کے قبائل شامل تھے۔ رسول اللہؐ نے اُنہیں حکم دیا کہ وہ مکہ مکرمہ کے نشیبی علاقے سے داخل ہوں۔ آپؐ نے اُنہیں قریبی گھروں کے پاس جھنڈا گاڑ دینے کا حکم دیا۔ آنحضرتؐ نے حضرت ابوعُبَیدہ بن الجراحؓ کا تقرر پیادہ دستے پر کیا۔ آنحضرتؐ نے اپنے اُمراء کو حکم دے رکھا تھا کہ وہ لڑائی سے اپنے ہاتھ روکے رکھیں، صرف اُس کے ساتھ قتال کریں، جو اُن کے ساتھ قتال کرے۔

جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہونے کے قریب تھے، تو مکہ کے کچھ سرکردہ سردار جیسے صفوان، عکرمہ اور سہیل نے مسلمانوں سے جنگ کرنے کی تیاری کی اور خندمہ کے مقام پر قریش، بنو بکر اور ہذیل کے لوگوں کو جمع کیا۔ وہ قسمیں کھا رہے تھے کہ محمد ﷺ طاقت سے مکہ میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔ بنو بکر کا ایک شخص جماش بن قیس بھی بڑے غرور سے تیار ہوا، لیکن اس کی بیوی نے اسے تنبیہ کی کہ محمد ﷺ کا مقابلہ ممکن نہیں۔ پھر بھی وہ خندمہ گیا۔ جب حضرت خالد بن ولیدؓ کے لشکر نے وہاں سے مکہ میں داخل ہونا چاہا تو ان مشرکین نے مزاحمت کی اور جنگ چھڑ گئی۔ نتیجتاً بنو بکر کے 20 اور ہذیل کے 3 یا 4 افراد مارے گئے اور دشمنوں کو بدترین شکست ہوئی، وہ ہر طرف منتشر ہو گئے۔ جِماش بن قیس بھی میدان چھوڑ کر

بھاگ کر گھر پہنچا، اور اپنی بیوی سے کہا کہ دروازہ بند کر دو۔ بیوی نے اسے طعنہ دیا، تو حماش نے شرمندگی سے اشعار پڑھے جن کا مطلب تھا کہ اگر وہ خندمہ کی جنگ دیکھ لیتی تو جان لیتی کہ صفوان، عکرمہ سب بھاگ چکے تھے اور تلواریں ان کے سروں پر برس رہی تھیں۔

بخاری میں ہے کہ حضرت خالدؓ کے گھڑ سواروں میں سے دو شخص مارے گئے۔ اب جب مکے والے امان حاصل کر رہے تھے، ایسے میں آنحضرتؐ اپنے جاں نثار عشاق، وفادار ساتھیوں کو نہیں بھولے تھے، آپؐ کو یقیناً چند سال پہلے مکے کی ہی گلیوں میں کیے جانے والے ظلم و ستم بھی یاد آ رہے ہوں گے۔ وہ بلالؓ بھی، جس کو رسیوں سے باندھ کر، یہاں اُنہیں پتھریلی گلیوں میں گھسیٹا جایا کرتا تھا۔ آج وہ بلالؓ اِس فاتح فوج میں شامل تھا۔ اُن کے دماغ میں بھی ظلم و ستم کے سارے مناظر تازہ ہو چکے ہوں گے۔ آپؐ نے اِس کا انتقام لینا بھی ضروری سمجھا اور آنحضرتؐ نے کس قدر خوبصورت انتقام لیا۔ حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے بلالؓ کے بھائی ابی رویحہؓ کو جھنڈا دیا اور اعلان کیا کہ جو اس جھنڈے کے نیچے آ جائے، اسے امن دیا جائے گا۔ ساتھ ہی بلالؓ کو حکم دیا کہ وہ خود مکہ کی گلیوں میں جا کر یہ اعلان کریں۔ یہ اقدام ایک گہری حکمت اور بلند اسلامی اخلاق کا مظہر تھا۔ بلالؓ وہی شخص تھے جنہیں مکہ کی انہی گلیوں میں ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے بدلہ تلوار سے نہیں لیا بلکہ بلال کو اعلانِ امن کا نمائندہ بنا دیا۔ اس عمل سے بلالؓ کے دل سے انتقام کی آگ محبت اور عظمت میں بدل گئی۔ بلالؓ اس لمحے محسوس کر رہے ہوں گے کہ وہ جو کبھی غلام تھا اور ذلت کا نشانہ بنتا تھا، آج انہی لوگوں کو امن کی پناہ دے رہا ہے۔ یہ بدلہ حضرت یوسفؑ کے بدلے سے بھی زیادہ عظیم تھا کیونکہ حضرت یوسفؑ نے بھائیوں کو معاف کیا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی قوم کو ایک غلام کے وسیلے سے معاف کیا۔ یہ عمل نہ صرف اسلامی عدل و رحم کی اعلیٰ مثال تھا بلکہ بلالؓ جیسے کمزور و مظلوم شخص کی بے مثال عزت افزائی بھی، جو تاریخِ عالم میں ہمیشہ یاد رکھی جائے گی۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ پس! یہ ہے ہمارے آقا و مطاع کا بدلہ لینے کا اُسوہ! اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ! نیز فرمایا کہ یہ مکے میں داخل ہونے کا ابتدائی بیان ہے، یہ ان شاء اللہ آئندہ بھی بیان ہو گا۔

خطبہ کے آخر میں مکرمہ امینہ شہناز صاحبہ اہلیہ مکرم انعام اللہ صاحب آف لاہور کا ذکر خیر کرتے ہوئے نماز کے بعد ان کا نماز جنازہ ادا کرنے کا بھی اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئٰاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔